BILAL KABRUSTAN
Main Stop Bilal Colony Sector 8/A Korangi Industrial Area Karachi No.31

بلال قبرستان
مین اسٹاپ بلال کالونی سیکٹر A/8 کورنگی انڈسٹریل ایریا کراچی نمبر 31

0285
38966
1/11

Date

Ref

دار الافتاء
فتویٰ نمبر ۶۷/۱۳۲۳

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مفتیان کرام سے یہ مسئلہ معلوم کرنا ہے

(1) مسئلہ۔ یہ ہیکہ حضرت بلال کالونی میں واقع قبرستان ہے جبکہ قبرستان مردوں سے بھر چکا ہے اور قبرستان میں مزید مردوں کو دفن کرنے کی گنجائش نہیں ہے اس کے باوجود لوگ دفن کرنے کیلئے اسی قبرستان میں لاتے ہے اور قبرستان کے گورکن لیاقت بچا پیارو نے قبروں کو کھود کر اسمیں دفناتے ہے تو اس صورت میں پہلے قبروں والوں کے ورثاء لڑنے اور جھگڑنے پر اتر آتے ہے

(2) مسئلہ۔ دوسرا مسئلہ یہ ہیکہ ایک قبر موجود ہے پہلے سے اس پر دوسرا قبر بنانا جائز ہے یا ناجائز اور کراچی میں بہت سارے قبرستانوں میں یہ بھی دیکھا ہے کہ ایک قبر پہلے سے موجود ہے تو اس پر دوسرا قبر بطور منزل کے بناتا ہے۔

برائے مہربانی مفصل جواب فراہم کریں شکریہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب حامداومصلیا

﴿۱﴾......اگر قبر اتنی پرانی ہوجائے کہ غالب گمان کے مطابق میت مٹی ہوچکی ہوتو ایسی قبر میں دوسرے مردے کودفن کرنا جائز ہے۔اگر اتفاق سے کوئی ہڈی نکل آئے تو اس کوقبر کے ایک کنارے کرکے مٹی ڈال دی جائے۔یادوسری جگہ دفن کی جائے۔لیکن اگر مردہ مٹی نہ ہوا ہوتواس قبر میں دوسرے مردے کودفنانا جائز نہیں۔

﴿۲﴾......قبر کے اوپر قبر یعنی دومنزلہ قبر بنانا جائز نہیں، کیونکہ یہ سنت طریقے کے خلاف ہے اور اس کی کوئی نظیر نہیں پائی جاتی۔دوسرا یہ کہ اس طرح دومنزلہ قبر بنانے میں یہ قوی خطرہ ہے کہ اوپر والی قبر گر جائے،تو اس میں میت کے بے حرمتی ہے،لہذا اس سے احتراز کرنا لازم ہے۔

حاشية ابن عابدين (رد المحتار)(2/ 233)

قال في الفتح، ولا يحفر قبر لدفن آخر إلا إن بلي الأول فلم يبق له عظم إلا أن لا يوجد فتضم عظام الأول ويجعل بينهما حاجز من تراب .ويكره الدفن في الفساقي اهـ وهي كبيت معقود بالبناء يسع جماعة قياما لمخالفتها السنة إمداد .والكراهة فيها من وجوه :عدم اللحد، ودفن الجماعة في قبر واحد بلا ضرورة، واختلاط الرجال بالنساء بلا حاجز، وتجصيصها، والبناء عليها بحر .قال في الحلية :وخصوصا إن كان فيها ميت لم يبل؛ وما يفعله جهلة الحفارين من نبش القبور التي لم تبل أربابها، وإدخال أجانب عليهم فهو من المنكر الظاهر، وليس من الضرورة المبيحة لجمع ميتين فأكثر ابتداء في قبر واحد قصد دفن الرجل مع قريبه أو ضيق المحل في تلك المقبرة مع وجود غيرها، وإن كانت مما يتبرك بالدفن فيها فضلا عن كون ذلك ونحوه مبيحا للنبش، وإدخال البعض على البعض قبل البلى مع ما فيه من هتك حرمة الميت الأول، وتفريق أجزائه، فالحذر من ذلك اهـ :وقال الزيلعي :ولو بلى الميت وصار ترابا جاز دفن غيره في قبره وزرعه والبناء عليه اهـ .قال في الإمداد :ويخالفه ما في التتارخانية إذا صار الميت ترابا في القبر يكره دفن غيره في قبره لأن الحرمة باقية، وإن جمعوا عظامه في ناحية ثم دفن غيره فيه تبركا بالجيران الصالحين، ويوجد موضع فارغ يكره ذلك .اهـ.

قلت :لكن في هذا مشقة عظيمة، فالأولى إناطة الجواز بالبلى إذ لا يمكن أن يعد لكل ميت قبر لا يدفن فيه غيره، وإن صار الأول ترابا لا سيما في الأمصار الكبيرة الجامعة، وإلا لزم أن تعم القبور السهل والوعر، على أن المنع من الحفر إلى أن يبقى عظم عسر جدا وإن أمكن ذلك لبعض الناس، لكن الكلام في جعله حكما عاما لكل أحد فتأمل______ والله اعلم بالصواب

(سید حسین احمد)

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

۹/ربیع الاول ۱۴۴۳ھ

۱۶/اکتوبر/۲۰۲۱ء

الجواب صحیح

بندہ محمد تقی عثمانی عفی عنہ

۹/۳/۱۴۴۳ھ